جلد ۲۹ | ۱۲ وفا ۱۳۲۰ ہش | ۱۷ جمادی الآخری ۱۳۶۰ ہ | ۱۲ جولائی ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۵۷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ایمان نہ لانے والوں کو انتباہ

(۱) "خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہونچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک وہ قابل مواخذہ ہے۔" (رسالہ تذکرۃ الشہادتین؟ صفحہ ۲۳-۲۴)

(۲) "خدا تعالیٰ نے یہی ارادہ کیا ہے۔ کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے الگ رہے گا۔ وہ کاٹا جائے گا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ" (اشتہار حسین کامی سفیر سلطان روم)

(۳) "فی الحقیقت دو شخص بڑے ہی بدبخت ہیں۔ اور انس و جن میں سے ان سا کوئی بھی بدطالع نہیں۔ ایک وہ جس نے خاتم الانبیاء کو نہ مانا۔ اور دوسرا وہ جو خاتم الخلفاء پر ایمان نہ لایا۔" (الہدیٰ صفحہ ۴)

(۴) "پانچویں شاخ اس کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص وحی اور الہام سے قائم کی۔ مریدوں اور بیعت کرنے والوں کا سلسلہ ہے۔ چنانچہ اس نے اس سلسلہ کے قائم کرنے وقت مجھے فرمایا۔ کہ زمین میں جو طوفانِ ضلالت برپا ہے۔ تو اس طوفان کے وقت یہ کشتی طیار کر۔ جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا۔ وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا۔ اور جو انکار میں رہے گا۔ اس کے لئے موت در پیش ہے۔" (فتح اسلام)

(۵) "آیت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّٰی اس طرف اشارہ کرتی ہے۔ کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے۔ تب آخری زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا۔ اور ان سب فرقوں میں سے وہ فرقہ نجات پائے گا۔ جو اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔" (اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۲)

(۶) "انہی دنوں میں ایک فرقہ کی بنیاد ڈالی جائے گی۔ اور خدا اپنے مونہہ سے اس فرقہ کی ہدایت کے لئے ایک کرنا بجائے گا۔ اور اس کرنا کی آواز پر ہر ایک سعید اس فرقہ کی طرف کھنچا آئے گا۔ بجز ان لوگوں کے جو شقی ازلی ہیں۔ جو دوزخ کے بھرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۲)

(۷) الہام :- "جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا۔ اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا۔ اور تیرا مخالف رہے گا۔ وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا۔ اور جہنمی ہے۔" (اشتہار معیار الاخیار ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء)

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۷ جمادی الآخری ۱۳۶۰ھ

احرار کا حیرت انگیز مذہبی عقیدہ اور سیاسی اصل

احرار نے ہمیشہ ہوا کے رُخ چلنا اپنا بہت بڑا کارنامہ سمجھا ہے۔ اور ہر موقعہ پر وہ نئے رنگ میں پبلک کے سامنے آتے رہے ہیں۔ لیکن جب سے جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں انہیں شکست فاش ہوئی اور حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کے ماتحت زمین احرار کے قدموں کے نیچے سے نکل گئی ہے۔ وہ کچھ ایسے بوکھلا گئے ہیں۔ کہ ان کی کوئی بات ٹھکانے کی نہیں۔ اور ان کے بہترین ہمدردوں اور خیر خواہوں کے لئے بھی یہ بات عقدہ لاینحل بن کر رہ گئی ہے۔ کہ احرار ہیں کیا۔ اور ان کے اصول کیا ہیں؟ چنانچہ اخبار "زمیندار" (۳-جولائی) لکھتا ہے:-

"پنجاب میں چند پنجابیوں نے ایک انجمن قائم کر رکھی ہے۔ جسے مجلس احرار کہتے ہیں۔ یہ مجلس غالباً دنیا بھر میں سب سے پہلی انجمن ہے جس کا کوئی اصول و عقیدہ نہیں ہے۔ اگر پہلے اسے سمجھنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ تو اب سمجھ لیجئے۔ کہ اگر کوئی احراری شیخ حسام الدین بن کر سٹیج پر آجائے اور مجلس احرار کی دف سبھا بنا کر کانگریس کے گیت گانے لگے۔ تو وہ احرار کا صدر ہوگا۔ اگر کوئی چودھری افضل حق کے نام سے یہ زبان میں چلائے۔ کہ کانگرسی لیڈر سرمایہ دار ہیں۔ اور سرمایہ داری کی تخریب مجلس احرار کے مقاصد میں شامل ہے۔ تو وہ مفکر احرار کہلائے گا۔ گویا کانگرس کا ہوا خواہ بھی قائد احرار ہے۔ اور کانگرس پر لعنتیں بھیجنے والا بھی زعیم احرار ہے۔ اب جی چاہے تو احرار بذات خود کیا ہے۔"

سوال نہایت معقول ہے۔ اور اس کا جواب نہایت ہی آسان۔ کہ احرار بے دھوں لوگوں کی ٹولی ہے۔ ایک ہی وقت میں کانگرس کی تعریف بھی اور مذمت بھی اسی ٹولی کو زیب دیتا ہے۔ خیر یہ تو سیاسیات کا معاملہ ہے۔ احرار تو مذہب سے بھی یہی کھیل کھیل رہے ہیں۔ اور یہ ہم ہی نہیں کہتے۔ احرار کا حامی و مددگار اخبار "احسان" (۹-جولائی) "لکھنؤ میں شیعوں سنیوں کی آویزش" کا ذکر کرتا ہوا اور یہ دریافت کرتا ہوا کہ گویا لکھنؤ مسلمانوں کی تباہی کا مرکز بن کر رہ گیا۔ لکھتا ہے:

"پنجاب میں اس معاملہ کا یہ پہلو نہایت ہی حیرت انگیز کہ مجلس احرار میں جہاں چودھری افضل حق صاحب جیسا راسخ العقیدہ سنی اور مولوی مظہر علی اظہر جیسا پکا شیعہ دونوں دوش بدوش کام کرتے ہوں۔ دونوں کا دوش بدوش چلنا۔ مرنا ایک ہو۔ دونوں احرار کی نظر میں عزیز ہوں۔ وہاں لکھنؤ میں مدح صحابہ کے لئے پنجاب سے وہی لوگ جاتے ہوں۔ جن کا مجلس احرار سے تعلق ہو۔"

گویا پنجاب میں تو شیعہ سنی لیڈران احرار شیر و شکر بن کر رہ سکتے ہیں۔ نہ شیعہ تبرا بازی کی ضرورت سمجھتا ہے۔ نہ سنی مدح صحابہ کرتا ہے۔ لیکن لکھنؤ کو مسلمانوں کی تباہی کا مرکز بنانے کے لئے یہ دونوں احراری اپنے زیر اثر لوگوں کے جتھے بنا بنا کر بھیج رہے ہیں۔ تاکہ سنیوں اور شیعوں کی آویزش ختم نہ ہو۔ بلکہ بڑھتی جائے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر پنجاب میں شیعہ اور سنی احرار مل جل کر رہ سکتے ایک دوسرے کے ہمدرد اور خیر خواہ بن سکتے اور غریب مسلمانوں سے وصول کردہ روپیہ باہمی صلاح مشورہ سے صرف کر سکتے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ لکھنؤ میں ایک دوسرے کو ستانے اور دکھ دینے کے بغیر انہیں چین نہیں آسکتا اور اس فتنہ کو بڑھانے والے پنجاب کے احرار ہیں:

حقیقت یہ ہے۔ کہ احرار کی نگاہ میں نہ کسی مذہبی عقیدہ کی کچھ وقعت ہے اور نہ کسی سیاسی اصول کی کچھ قدر۔ عام مسلمان جس قدر جلد یہ بات سمجھ لیں۔ اسی قدر زیادہ ان کے لئے مفید ہے۔ کیونکہ جن لوگوں کا کوئی عقیدہ اور کوئی اصل نہ ہو۔ ان سے سوائے نقصان کے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا:

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ر وفا ۱۳۲۰ ہش سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ خطبہ جمعہ میں حضور نے جماعت کو مخالفین کی اشتعال انگیزیوں کے مقابلہ میں صبر اور دعا سے کام لینے کی تلقین فرمائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو کان اور سر درد کی شکایت ہے۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بخار ہے۔ حرم ثانی کی طبیعت بھی ناساز ہے۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا کریں:

نغمۂ توحید

جب ڈیالج تولں نے تو خدا یاد آیا

بالشیکوں کو بھی کہتے ہیں خدا یاد آیا ۔۔۔ بعد از جور و جفا۔ رنگ وفا یاد آیا

داخل فطرت انساں ہے خدا پر ایماں ۔۔۔ آخر کار سبق بھولا ہوا یاد آیا

دعوۃ اللہ جو قرآن کی آیات میں ہے ۔۔۔ اسکی تصدیق میں لوگوں کو خدا یاد آیا

میں نے دیکھا ہے یہ اکثر کہ مصیبت جو پڑی ۔۔۔ خود بخود ہی ہنر کشف بلا یاد آیا

وہ جو کہتا تھا اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ہوں ۔۔۔ بحر کی تہ میں اسے رب سما یاد آیا

پہلے منکر تھے بھلائے ہوئے پیمان الست ۔۔۔ زور کے حملوں سے اب قول بلیٰ یاد آیا

کہتے ہیں خوب دعائیں ہوئیں گرجاؤں میں ۔۔۔ حشر برپا ہوا ایسا کہ خدا یاد آیا

ایک اللہ کو پکارو کہ ہے ذات یکتا ۔۔۔ ساعت صلب میں عیسےٰ کو جو تھا یاد آیا

ایلی ایلی جو پکارا تو ہے اظہر من الشمس ۔۔۔ ایک بے بس کو خداوند علا یاد آیا

چھوڑ دو شرک کہ بیٹے کو سموات ہوئے ۔۔۔ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اب بھی نہ کیا یاد آیا

مغربی ملکوں میں توحید کا چرچا جو سنا ۔۔۔ تو مسیحا کا مجھے زور و دعا یاد آیا

حمد و تسبیح پہ موقوف ہے فتح و نصرت ۔۔۔ یہ مجھے قول "شہ ہر دو سرا" یاد آیا

کیا کہیں کس سے کریں شکوۂ قسمت غربا ۔۔۔ کہ امیروں کو نہ کچھ ان کا صلہ یاد آیا

جام پر جام چڑھانے سے نہ ہو لغزش پا ۔۔۔ شیوۂ اہل تقیٰ اہل نہیٰ یاد آیا

جب خطاؤں پہ ملامت ہوئی تو اکمل نے
جوڑ کر ہاتھ کہا۔ بھول گیا۔ یاد آیا

اکمل عفا عنہ

جماعت احمدیہ کے گذشتہ ہفتہ کے اہم واقعات

(۱)

عرصہ زیر رپورٹ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو اگرچہ درد نقرس کی شکایت رہی۔ مگر بفضلہ تعالیٰ طبیعت نسبتاً اچھی رہی۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کے علاوہ آنکھوں میں تکلیف رہی۔ اور ایک روز حرارت بھی ہوگئی۔ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو ایک دن پھر انتڑیوں میں تکلیف ہوگئی صاحبزادہ مرزا رفیق احمد سلمہ ابن حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو بخار ہو گیا۔ احباب سب کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

مولوی عبد المنان صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو کچھ عرصہ ملیریا کی تکلیف رہی جس سے اب افاقہ ہے۔ مگر ضعف دل کی شکایت ہو جاتی ہے۔ دعائے صحت کی جائے

(۲)

ناظر صاحب بیت المال نے جماعت سے پچاس ہزار روپیہ بطور قرض حسنہ کی تحریک کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ اس بارہ میں ایک سو سے کم رقم نہ لی جائے گی۔ اور زیادہ بھی وہ رقم لی جائے گی جو پورے سینکڑوں میں ہوگی۔ یہ رقم آخر ستمبر ۱۹۴۱ء تک محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام "بمد تحریک قرضہ پچاس ہزار" داخل کرنی چاہیئے۔ اس قرضہ کی واپسی یکم نومبر ۱۹۴۲ء سے شروع کر کے ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء تک ختم کر دی جائے گی۔ اس بارہ میں مفصل کوائف ۹ جولائی کے الفضل سے ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

اسی طرح نظارت بیت المال نے تحریک کی ہے کہ ماہواری چندہ کے ہمراہ چندہ جلسہ سالانہ بھی ابھی سے قسط وار یا یکمشت ادا کیا جائے۔

(۳)

نظارت تعلیم و تربیت نے اعلان کیا ہے کہ جماعت کی تربیت و تعلیم کے لئے جو اصحاب ۱۵ دن یا اس سے زائد عرصہ کے لئے وقت دے سکتے ہوں۔ وہ اپنے نام پیش کریں۔ نیز اگر ان کے قریب کوئی جماعت قابل تربیت ہو تو اس کا بھی پتہ دیں۔

(۴)

۶ ر جولائی کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام "توضیح مرام" کا امتحان لیا گیا جس میں ۱۵۰ مرد اور ۷۹ خواتین شریک ہوئیں۔ نیز مجلس اطفال کے زیر اہتمام ۲۰ جون کو جن ۱۸۶ اطفال کا امتحان لیا گیا۔ ان میں سے ۱۷۸ پاس ہوئے۔

(۵)

اس ہفتہ کا ایک اہم واقعہ یہ ہے کہ آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب لاء اینڈ سپلائی ممبر گورنمنٹ آف انڈیا سر شاہ سلیمان صاحب کی جگہ یکم اگست ۱۹۴۱ء سے ہندوستان کے فیڈرل کورٹ کے جج کے عہدہ کا چارج لیں گے انشاء اللہ۔ موجودہ عہدہ ممبری میں آپ کو بعد وضع کرایہ مکان ماہوار تنخواہ ۵۰۰۰ ملتی ہے مگر نئے عہدہ پر ۵۲۷۵ روپیہ تنخواہ ملا کرے گی۔ موجودہ عہدہ کی صورت میں آپ کا بقیہ عرصہ ملازمت قریباً ۴ سال تھا۔ مگر نئے تقرر میں قریباً ۱۷ سال ہوگا ایسا ہی موجودہ عہدہ میں پنشن کا حق نہیں تھا۔ لیکن نئے عہدہ میں آپکو ۲۰ ہزار روپیہ سالانہ پنشن حاصل ہو سکیگی دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ یہ تقرری ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

(۶)

اس ہفتہ روزانہ الفضل میں حسب ذیل خاص مضامین شائع کئے گئے ہیں۔ بلیٹم کے واقعہ پر موجودہ زمانہ کے متعلق پیشگوئی۔ اثبات امکان حشر و نشر حضرت سلطان القلم کا زندہ جاوید طرز نگارش میاں محمد صادق صاحب کی کھلی چٹھی کا جواب۔ عورت یعنی ٹیڑھی پسلی کی عجیب و غریب پیداوار سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی زندگی کے حالات ان کے علاوہ ادارہ الفضل کی طرف سے حسب ذیل مضامین شائع کئے گئے ہیں۔ ہندوستانیوں کا علمی مذاق اور جماعت احمدیہ۔ اسلام اور معاہدات کی پابندی۔ مجدد وقت کا علم قرآن اور جناب مولوی محمد علی صاحب۔ مصیبت کے وقت خدا تعالےٰ کی یاد۔ آنریبل چودہری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کا تقرر بطور جج فیڈرل کورٹ۔ روس کے متعلق برطانیہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا مشورہ جو نہایت مفید ثابت ہوا۔ گاندھی جی کا عدم تشدد اور ہندو۔ کس بات پر غور کریں۔

(۷)

مختلف نظارتوں کے اعلانات مبلغین کی تبلیغی رپورٹیں۔ تقرر امرا جماعت ہائے احمدیہ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والے اندرون ہند کے احباب کی فہرست شائع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

غیر مبائعین اور مسئلہ کفر و اسلام

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴ - ماہ وفا ۱۳۲۰ ہش مطابق ۴ - جولائی سنہ ۱۹۴۱ء

مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

میرے لئے دنیا کے حیرت انگیز انقلابات میں سے ایک انقلاب وہ بھی ہے۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے۔ کہ میرے نزدیک

سب سے بڑے انقلابوں میں سے ایک انقلاب

وہ ہے۔ جو جماعت احمدیہ کے چند افراد کی وجہ سے اس دنیا میں پیدا ہؤا ہے ایک جماعت جو آج سے چالیس سال پہلے بلکہ تینتیس سال پہلے تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں آپ کو خدا کا نبی۔ خدا کا مرسل اور دنیا کا نجات دہندہ قرار دیتی تھی۔ آج اس کی ساری زندگی ہی اس مسئلہ کے خلاف کوششوں میں صرف ہو رہی ہے۔

میں ہمیشہ انسانی دماغ کے اس تغیر پر غور کرتا ہوں۔ اور حیران رہ جاتا ہوں۔ کہ آیا وہ سب کے سب بددیانت ہیں۔ اور جانتے بوجھتے ہوئے جھوٹ بول رہے ہیں۔ یا یہ کہ انسانی دماغ بعض غلطیوں کی وجہ سے ایسے چکر میں پڑ جاتا ہے۔ کہ وہ پھر اس بات کو محسوس بھی نہیں کر سکتا۔ کہ چند سال پہلے اس کی کیا حالت تھی۔ یہ تو میری سمجھ میں آسکتا ہے۔ اور دنیا میں ہمیشہ ہوتا رہتا ہے۔ کہ لوگ اپنی رائے کو بدل لیتے ہیں۔ آخر جو لوگ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے والے تھے۔ کسی زمانہ میں

اسلام کے شدید ترین مخالف

تھے۔ چنانچہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت رو کر بیان کیا۔ کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مجھ پر دو زمانے آئے ہیں۔ اور دونوں زمانے ہی جذبات کے لحاظ سے شدید تھے۔ ایک زمانہ تو وہ تھا۔ کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شدید ترین دشمن تھا۔ اور میں آپ کو نعوذ باللہ مخلوقات میں سے بدترین مخلوق سمجھتا تھا۔ اور اس قدر میرے دل میں آپ کی نسبت بغض۔ اور اس قدر غضب تھا کہ میں آپ کی شکل تک دیکھنا گوارا نہیں کرتا تھا۔ چنانچہ اس غضب۔ اور غصہ کی وجہ سے میں نے آپ کی شکل نہیں دیکھی۔ اور میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ آپ کی صورت کیسی تھی۔ پھر ایک زمانہ مجھ پر ایسا آیا۔ کہ اللہ تعالے نے مجھے ہدایت دی۔ اور میں آپ پر ایمان لے آیا۔ اور میرے دل میں اتنا تغیر پیدا ہؤا۔ اور میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود کو اتنا قیمتی۔ اتنا اعلےٰ اور اتنا ارفع سمجھنے لگا۔ کہ آپ کے رعب کی وجہ سے میں آپ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اس لئے میں نہیں بتا سکتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کیا حلیہ تھا۔

یہ کتنا عظیم الشان تغیر ہے۔ جو

حضرت عمرو بن العاص

میں پیدا ہؤا۔ مگر بہر حال یہ ایک طبعی تغیر ہے۔ اور بالکل ممکن ہے۔ کہ انسان کے خیالات ایک وقت کچھ ہوں۔ اور دوسرے وقت کچھ۔ پھر اس قسم کے لوگ جیسے حضرت عمرو بن العاص تھے۔ اور بھی مسلمانوں میں سینکڑوں پائے جاتے تھے۔ چنانچہ

خالد بن ولید

کو ہی دیکھ لو۔ جنہیں "سیف اللہ" کا خطاب ملا ہے۔ وہ اُحد کی جنگ میں ان لوگوں میں سے تھے۔ جنہوں نے پیچھے ہٹ کر مسلمانوں پر حملہ کیا۔ اور انہیں بہت سخت نقصان پہونچایا۔ ایک شدید ترین دشمن کی اولاد میں سے تھا۔ اور اسلام کا ایک لمبے عرصہ تک مقابلہ کرتے رہے۔ مگر اس کے بعد جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو وہ ایسے فدائی ہوئے۔ کہ یا تو اپنی تمام کوششیں اسلام کو تباہ کرنے میں صرف کر رہے تھے۔ یا جب فوت ہونے لگے۔ تو اپنی زندگی کی آخری گھڑیوں میں نہایت کرب و اضطراب کی حالت میں بار بار کروٹیں بدلتے تھے۔ کسی نے کہا۔ خالد تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ تم کو اسلام کی اتنی بڑی خدمت کی توفیق ملی ہے۔ کہ بہت کم لوگ ایسی خدمت کر سکے ہیں۔ تم اگر فوت ہو رہے ہو۔ تو اپنے رب کے پاس انعام لینے کے لئے جا رہے ہو۔ اس میں

کرب اور اضطراب

کی کیا بات ہے۔ وہ یہ سن کر رو پڑے اور کہنے لگے۔ ذرا میرے جسم پر سے کرتا تو اٹھاؤ۔ اس نے کرتا اٹھایا۔ تو آپ نے پوچھا۔ میرے جسم پر تم کیا دیکھتے ہو۔ وہ کہنے لگا۔ اوپر سے لے کر نیچے تک تمام جگہ تلواروں کے زخم لگے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ اچھا اب ذرا میرے ازار کو رانوں تک اٹھا کر دیکھو۔ اس نے دیکھا۔ تو وہاں بھی تلوار کے زخموں کے نشانات لگے ہوئے تھے۔ یہ نشانات دکھا کر حضرت خالد بن ولید کہنے لگے۔ تم دیکھ سکتے ہو۔ کہ میں شہادت کے شوق میں کس طرح جنگوں میں شامل ہؤا۔ یہاں تک کہ میرے سر سے لے کر پیر تک ایک انچ جگہ بھی ایسی نہیں۔ جہاں تلواروں کے زخم کا نشان موجود نہ ہو۔ مگر افسوس مجھے شہادت نصیب نہ ہوئی۔ اور میں آج بستر پر جان دے رہا ہوں۔

یہ وہ شخص تھا جس نے احد میں پہاڑ کے پیچھے سے مسلمانوں پر حملہ کیا۔ اسی حملہ کے نتیجہ کے طور پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گڑھے میں زخمی ہو کر گر گئے تھے۔ اور کفار کو ظاہری طور پر کسی قدر کامیابی بھی ہو گئی تھی۔

پھر وہ ابوجہل جس کا نام ابوالحکم تھا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی وجہ سے اس کا نام ابوجہل پڑ گیا۔ آج شاید اس کی اولاد میں سے بھی بہت سے لوگ نہیں جانتے ہوں گے کہ ہمارے پردادا کا نام ابوجہل نہیں۔ بلکہ ابوالحکم تھا۔ اس کا ابوجہل نام اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کی وجہ سے مسلمانوں نے رکھا تھا۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ یہ شخص بڑا جاہل ہے۔ اس نے اسلام کی صداقت پر کچھ بھی غور نہیں کیا۔ لیکن اس کے ماں باپ نے اس کا نام ابو الحکم رکھا تھا۔ اور مکہ والے بھی اسے ابوالحکم ہی کہا کرتے تھے۔ یعنی بڑا دانا۔ بڑا سمجھدار۔ اور بڑا فہیم انسان ہے۔ اس

ابوجہل کا بیٹا عکرمہ

ایک لمبے عرصہ تک اپنے باپ کے نقش قدم پر ہی چلتا رہا۔ اور تمام جنگوں میں پیش پیش رہا۔ احد کی جنگ میں بھی یہ خالد کے ساتھ مل کر مسلمانوں پر حملہ کرنے والوں میں تھا۔ اور بدر کی جنگ میں بھی اپنے باپ کے ساتھ حفاظت کے لئے موجود تھا۔ غرض جتنی جنگیں ہوئیں۔ ان میں یہ شامل ہؤا۔ اور اس نے مسلمانوں کا مقابلہ کیا۔

پھر اس کے دل میں اس قسم کا بغض بھرا ہؤا تھا۔ کہ جب مکہ فتح ہؤا تو وہ عرب کو چھوڑ کر افریقہ بھاگ گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ میں اب اس ملک میں بھی نہیں رہ سکتا۔ جس میں مسلمانوں کو غلبہ حاصل ہو گیا ہے۔ مگر اس کی بیوی جس کے دل کو اللہ تعالےٰ نے ہدایت قبول کرنے کے لئے کھول دیا تھا۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عکرمہ کے متعلق معافی مانگ کر اسے بلانے کے لئے چل پڑی۔

اتفاق ایسا ہوا کہ وہ جہاز جس پر سوار ہو کر عکرمہ نے افریقہ جانا تھا۔ اس کو نہ ملا۔ اتنے میں اس کی بیوی پہونچ گئی اور وہ اسے اپنے ساتھ لے آئی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس احسان کا اس کی طبیعت پر اثر ہوا اور اس کے دل میں نرمی پیدا ہونی شروع ہوئی۔ اس کے بعد جب اس نے مزید غور کیا تو اللہ تعالےٰ نے اسے ہدایت دے دی۔ اور وہ مسلمان ہو گیا۔ پھر کوئی موقعہ ایسا نہیں آیا۔ جب اسلام کی خاطر اس نے اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش نہ کیا ہو۔ اور خطرناک سے خطرناک جنگوں میں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالا ہو۔

ایک جنگ جو عیسائیوں سے ہو رہی تھی۔ جس میں عیسائیوں کی بہت بڑی تعداد شامل تھی۔ اس میں عکرمہ نے اسلامی سرداروں سے کہا ہمیں موقعہ دیا جائے کہ ہم تھوڑے سے آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر

دشمن پر حملہ

کر دیں۔ تا کہ ہمارا رعب ان پر قائم ہو عیسائیوں کے لشکر کی کم سے کم تعداد تین لاکھ اور زیادہ سے زیادہ دس لاکھ بتائی جاتی ہے۔ اگر اوسط نکال لی جائے۔ تو بہر حال پانچ لاکھ سے کم اس کی تعداد نہیں تھی۔ اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کا لشکر صرف ساٹھ ہزار تھا۔ ایسے خطرناک موقعہ پر اس نے تجویز پیش کی کہ اسلامی لشکر میں سے صرف چند آدمیوں کو حملہ کرنے کی اجازت دی جائے۔ تا کہ مسلمانوں کا رعب قائم ہو جب اسلامی سرداروں کے سامنے یہ معاملہ پیش ہوا تو انہوں نے کہا۔ ہم کس طرح مسلمان بہادروں کو

خطرہ کے مونہہ میں

دھکیل دیں۔ یہ تو ان کو اپنے ہاتھوں ہلاکت کے گڑھے میں گرانے والی بات ہے۔ اس پر عکرمہ نے نہایت ہی درد کے ساتھ اپیل کی۔ اور کہا کہ آپ لوگ ہماری قلبی کیفیات کو نہیں سمجھ سکتے۔ آپ نہیں جانتے۔ کہ ہمارے دلوں میں کیا آگ لگ رہی ہے۔ آپ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور آپ نے سالہا سال تک ان کا ساتھ دیا۔ مگر ہم ایک لمبے عرصہ تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرتے رہے۔ پس اب ہمیں اپنے

گناہوں کا کفارہ

تو کر لینے دو۔ اور ہمیں اجازت دو کہ ہم چند سپاہی لے کر دشمن پر ٹوٹ پڑیں آخر انہی کی بات غالب آئی۔ دو سو سپاہی چنے گئے۔ جن میں بعض صحابہ بھی تھے۔ اور انہوں نے قلب لشکر پر حملہ کر دیا۔ اور ایسی شدت کے ساتھ حملہ کیا۔ جہاں جرنیل کھڑا تھا۔ وہاں پہونچ گئے۔ اور بہتوں کو تہ تیغ کر دیا۔ اس کے معاً بعد اسلامی لشکر نے حملہ کر دیا۔ اور باوجود اس کے کہ عیسائی مسلمانوں سے کئی گنا زیادہ تھے۔ اور باوجود اس کے کہ عیسائیوں کا کمانڈر ایک ایسا شخص تھا جس کے ساتھ قیصر روما نے یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ اگر تم جیت گئے۔ تو میں اپنی بیٹی کا نکاح تم سے کر دوں گا۔ اور نصف آدھی بادشاہت تمہیں دے دوں گا۔ انہوں نے عیسائیوں کو شکست دی۔ جنگ کے بعد کئی مسلمان میدان میں زخمی پڑے تھے۔ جن میں سے ایک عکرمہ بھی تھے۔ اتنے میں کسی شخص نے دیکھا کہ عکرمہ کے ہونٹ خشک ہو رہے ہیں۔ اور ان پر جان کنی کی حالت طاری ہے اس کے پاس پانی کی چھاگل تھی۔ عکرمہ کی نظر اس چھاگل پر پڑی۔ اور وہ شخص سمجھ گیا۔ کہ انہیں پیاس لگی ہوئی ہے۔ چنانچہ وہ چھاگل ان کے پاس لے گیا۔ اتفاقاً اسی وقت عکرمہ کے پاس

ایک اور صحابی

زخموں سے تڑپ رہے تھے۔ اور انہیں بھی شدید پیاس تھی۔ انہوں نے اس صحابی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ کہ مجھ سے زیادہ حق ان کا ہے۔ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیرینہ صحابی ہیں۔ تم پہلے انہیں پانی پلاؤ۔ وہ ان کے پاس پانی لے گیا۔ تو اس صحابی کے قریب فضل جو حضرت عباس کے لڑکے اور عبد اللہ بن عباس کے بھائی تھے۔ وہ زخمی پڑے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا مجھ سے زیادہ فضل کو پیاس معلوم ہوتی ہے۔ تم پہلے انہیں پانی پلاؤ۔ وہ ان کے پاس لے گیا۔ تو انہوں نے ایک اور کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ کہ پہلے اسے پانی پلایا جائے۔ غرض اسی طرح وہ

ایک کے بعد دوسرے

اور دوسرے کے بعد تیسرے کے پاس پانی لے گیا۔ اور ہر ایک نے یہ کہہ کر پانی پینے سے انکار کر دیا۔ کہ پہلے دوسرے کو پلاؤ۔ جب وہ آخری شخص کے پاس پہنچا۔ تو وہ فوت ہو چکا تھا۔ اور جب واپس پانی لے کر لوٹا تو سب کے سب فوت ہو چکے تھے۔

یہ تغیر بھی ہماری سمجھ میں آسکتا ہے۔ کہ ایک

ایسا شدید دشمن

جس نے فتح مکہ تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لڑائیاں کیں۔ اور جس نے مسلمانوں کے غلبہ کی وجہ سے مکہ میں رہنا بھی برداشت نہ کیا۔ وہ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فدائی اور غلام بن گیا۔ یہ سب کچھ ممکن ہے۔ اور یہ تغیر انسانی سمجھ میں آسکتا ہے۔ بلکہ اس تغیر کے وہ خود بھی قائل تھے۔ چنانچہ عمرو ابن العاص جب اسلام کے عاشق ہوئے اس وقت انہیں یاد تھا۔ کہ ایک زمانہ میں وہ سخت مخالف رہ چکے ہیں۔ خالدؓ کو آخری زمانہ تک یاد تھا۔ کہ کسی زمانہ میں انہوں نے اسلام کی بڑی دشمنی کی ہے۔ عکرمہؓ کو آخری عمر تک یاد تھا۔ کہ وہ اسلام کی کیسی کیسی مخالفتیں کرتے رہے ہیں بلکہ ان کی قربانیوں کا باعث ہی یہی تھا۔ کہ وہ سمجھتے تھے۔ اب ہمیں پہلے گناہوں کا کفارہ ادا کرنا چاہیئے مگر

یہ تغیر

سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ ایک جماعت کی جماعت پہلے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی اور رسول کہتی رہی ہو۔ اور پھر وہ یہ کہنے لگ جائے۔ کہ اس نے آپ کو نبی اور رسول نہیں کہا۔ اگر وہ یہ کہہ دیتے کہ پہلے ہم بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالےٰ کا نبی اور رسول سمجھتے تھے۔ مگر یہ ہماری غلطی تھی۔ اب ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ آپ نبی اور رسول نہیں تھے۔ ہمارے لئے اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں تھی۔ جیسے خالدؓ نے کہہ دیا کہ میں پہلے

اسلام کا دشمن

تھا۔ اور میں مسلمانوں کے خلاف لڑتا رہا تھا۔ مگر یہ میری غلطی تھی۔ اب میں آپ پر ایمان لاتا ہوں۔ یا جیسے عکرمہ نے کہا۔ کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے شک مخالفت کرتا تھا۔ مگر اب مجھ پر اپنی غلطی واضح ہو گئی ہے۔ لیکن دنیا میں

ایک مثال بھی ایسی نہیں

ملتی۔ کہ کسی نے اتنی شدت اور اتنی کثرت کے ساتھ نبی اور رسول کہنے کے بعد یہ کہہ دیا ہو۔ کہ ہم نے کبھی ایسا کہا ہی نہیں۔ معمولی معمولی باتوں میں اختلاف ہوتا اور بات ہے مگر ایک ایسا شخص یا ایسے اشخاص جنہوں نے تالیف و تصنیف کا کام کیا ہو۔ اور جنہوں نے دس بیس مرتبہ نہیں بیسیوں مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو

خدا تعالےٰ کا نبی اور رسول

لکھا ہو۔ اور ان کا یہ کہہ دینا کہ ہم آپ کو نبی نہیں کہتے رہے۔ یہ ایسا عظیم الشان انقلاب ہے۔ کہ دنیا کی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہی ہے۔

اس مسئلہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کو ہم دیکھتے ہیں۔ تو وہ اتنی واضح ہیں۔ کہ

کسی جھگڑے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا چنانچہ تھوڑے ہی دن ہوئے۔ کسی حوالہ کے لئے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

کتاب "تجلیات الٰہیہ"

کو نکالا۔ یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے اور نامکمل رہ گئی ہے۔ اس کے صفحات صرف بتیس ۳۲ ہیں۔ میں نے اس وقت خیال کیا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی اور کتاب سے استنباط نہ کیا جائے۔ اور صرف اس کتاب کو لے لیا جائے۔ تو اس چھوٹی سی کتاب سے ہی وُہ تمام اختلافی مسائل حل ہوجاتے ہیں جو ہم میں اور غیر مبائعین میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔ مجھے خدا نے فرمایا ہے۔ کہ سے

چو دَورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

یعنی جب دَورِ خسروی کا آغاز ہوگا۔ تو مسلمانوں کو پھر مسلمان بنایا جائے گا۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں:۔

"دَورِ خسروی سے مُراد

اس عاجز کا عہدِ دعوت ہے۔ مگر اس جگہ دُنیا کی بادشاہت مُراد نہیں۔ بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے۔ جو مجھ کو دی گئی۔ خلاصہ معنی اس الہام کا یہ ہے۔ کہ جب دَورِ خسروی یعنی دَورِ مسیحی جو خدا کے نزدیک آسمانی بادشاہت کہلاتی ہے ششم ہزار کے آخر میں شروع ہوا جیسا کہ خدا کے پاک نبیوں نے پیشگوئی کی تھی۔ تو اس کا یہ اثر ہوا۔ کہ وُہ جو صرف ظاہری مسلمان تھے۔ وُہ حقیقی مسلمان بننے لگے۔" (تجلیاتِ الٰہیہ ص۲)

اب یہ کتنی واضح بات ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ

حقیقی مُسلمان

وُہ ہیں۔ جو مجھ پر ایمان لاتے ہیں۔ باقی سب ظاہری مسلمان ہیں۔ اور یہی ہم کہتے ہیں۔ یہ تو نہیں۔ کہ ظاہری مسلمانوں کو نام کے لحاظ سے ہم مسلمان نہیں کہتے ہم بھی ان کو مسلمان ہی کہتے ہیں۔ چنانچہ میری تحریروں میں سینکڑوں نہیں۔ ہزاروں مرتبہ یہ آیا ہوگا۔ کہ آج کل مسلمانوں کا یہ حال ہے۔ یا مسلمانوں کی یہ حالت ہے پس ہم ان کو مُسلمان ہی کہتے ہیں۔ اور جو شخص بھی اپنے آپ کو مُسلمان کہے گا۔ ہم اس کو مسلمان ہی کہیں گے سوال صرف یہ ہے۔ کہ آیا وُہ حقیقت میں خدا تعالےٰ کے نزدیک بھی مسلمان ہیں۔ یا نہیں۔ یہی بحث ہے۔ جو ہماری طرف سے ہوتی ہے۔ ورنہ جن کو لوگ مسلمان کہتے ہیں۔ یا جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ ہم ان کو مسلمان ہی کہتے ہیں۔ چنانچہ مولوی ثناءاللہ صاحب اور دوسرے مخالف مسلمانوں کو ہم مسلمان کہتے۔ اور مسلمان ہی لکھتے ہیں۔ ہم یہ تو نہیں کہتے۔ کہ وُہ ہندو ہیں۔ یا عیسائی ہیں یا سکھ ہیں۔

پس جس وقت ہم

مُسلمان کا لفظ

استعمال کرتے ہیں۔ اس لفظ میں ہم اُن تمام لوگوں کو شامل کرتے ہیں۔ جو اپنے آپ کو مُسلمان کہتے ہیں۔ جس بات میں ہمارا اور ان کا اختلاف ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ ہم کہتے ہیں۔ آج کل کے مسلمان حقیقی مسلمان نہیں۔ خدا کے نزدیک مسلمان نہیں۔ اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں یہاں کسی تکفیر۔ تکذیب یا تردّد کا سوال نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صاف طور پر فرماتے ہیں۔ کہ اس وقت دو جماعتیں ہیں۔ ایک تو میری جماعت ہے۔ اور وُہ اُن لوگوں کی ہے۔ جو حقیقی مسلمان ہیں۔ اور ایک جماعت دوسرے مُسلمانوں کی ہے جو صرف ظاہری مسلمان ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"وُہ جو صرف ظاہری مسلمان تھے وُہ حقیقی مسلمان بننے لگے۔ جیسا کہ اب تک چار لاکھ کے قریب بن چکے ہیں"

اب سوال یہ ہے۔ کہ غیر مبائعین جن لوگوں کو مُسلمان کہتے ہیں۔ وُہ ان

چار لاکھ حقیقی مُسلمانوں میں شامل

ہیں۔ یا نہیں۔ اگر نہیں۔ تو پھر ہمارا اور ان کا کوئی جھگڑا ہی نہیں۔ اور اگر ان کی مراد یہ ہے۔ کہ وُہ کروڑوں کروڑ لوگ جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں سب حقیقی مُسلمان ہیں۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس کلام کی تردید ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فرماتے ہیں۔ کہ ایسے لوگ چار لاکھ کے قریب ہیں۔ اور یہ چار لاکھ بھی وُہ ہیں۔ جو میرے ہاتھ پر مُسلمان ہوئے:۔

اب کیا وُہ مکفر یا مکذب نہیں یا جنہوں نے یہ فیصلہ نہیں کیا۔ کہ وُہ جماعت احمدیہ میں شامل ہوں۔ یا نہ ہوں کیا وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنے والے قرار دیئے جاسکتے ہیں۔ وُہ تو ابھی مانتے ہی نہیں۔ زیادہ سے زیادہ تم ان کے متعلق یہ کہہ سکتے ہو۔ کہ وُہ کہتے ہیں۔ ابھی ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ مگر کیا ایسے لوگوں کے متعلق وُہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ہیں۔ وہ تو ابھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب بھی نہیں آئے۔ گویا یہ کہ اُن کے متعلق یہ کہا جائے۔ کہ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے ہیں:۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف طور پر فرمادیا ہے۔ کہ اس وقت

مُسلمانوں کے دو گروہ

ایک گروہ تو وُہ ہے۔ جو ظاہری مسلمانوں کا ہے۔ دُوسرا گروہ اُن مسلمانوں کا ہے جو میرے ہاتھ پر حقیقی مسلمان یعنی احمدی بن گئے۔ پھر آپ حد بندی کرکے اس بات کو اور زیادہ واضح کردیتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ کہ اس قسم کے حقیقی مسلمان جو میرے ہاتھ پر ایمان لائے صرف چار لاکھ کے قریب ہیں۔ اس طرح یہ بات اور بھی واضح ہوگئی۔ کہ ان چار لاکھ حقیقی مسلمانوں سے احمدیہ جماعت ہی مراد ہے:۔

غرض اس ایک فقرہ سے ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ

الف۔ عام مُسلمان صرف ظاہری مسلمان ہیں:۔

باء۔ حقیقی مُسلمان صرف احمدی ہیں۔

ج۔ ان حقیقی مسلمانوں کی تعداد چار لاکھ کے قریب ہے۔

اب غیر مبائعین جو کروڑوں مُسلمان کہلانے والوں کو مُسلمان سمجھتے ہیں۔ وُہ انہیں ظاہری مُسلمانوں میں شامل کرتے ہیں۔ یا حقیقی مسلمانوں میں۔ اگر وُہ انہیں حقیقی مسلمان سمجھتے ہیں۔ تو یہ غلط ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقی مسلمانوں کو صرف چار لاکھ کے قریب قرار دیا ہے۔ اور اگر وہ انہیں صرف ظاہری مسلمان سمجھتے ہیں۔ تو پھر ہمارا اور ان کا جھگڑا ہی کیا ہے ہم نے بھی عام مسلمانوں کو مسلمان کہنے سے کبھی انکار نہیں کیا۔ چنانچہ میری تحریریں دیکھ لی جائیں۔ ان میں باقی مسلمانوں کے لئے مُسلمان کا لفظ یقیناً استعمال ہوا ہوگا بلکہ ہزاروں مرتبہ میرے خطبات۔ میری تحریروں اور میری تقریروں میں سے ان لوگوں کے متعلق جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان نہیں لائے۔ مسلمان کا لفظ نکل آئے گا تو ان لوگوں کو ظاہری مسلمان سمجھنے سے ہم نے کبھی انکار نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ان کے متعلق "ظاہری مسلمان" کے الفاظ استعمال فرماتے ہیں۔ مگر پھر فرماتے ہیں:۔ ان ظاہری مسلمانوں میں سے چار لاکھ کے قریب "حقیقی مسلمان" یعنی احمدی بن چکے ہیں۔ پس اس سے ظاہر ہے۔ کہ "حقیقی مسلمان" صرف احمدی ہی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے۔ اور ان کی تعداد چند لاکھ سے زیادہ نہیں:۔

لطیفہ یہ ہے۔ کہ اس حوالہ میں ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس الہام کو کہ سے چو دَورِ خسروی آغاز کردند مسلماں را مسلماں باز کردند

اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ اور دوسری طرف ان مسلمانوں کو جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ صرف ظاہری مسلمان قرار دیا ہے۔ پھر یہ نہیں فرمایا کہ ان تمام ظاہری مسلمانوں نے آپ کے دعوے کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ بلکہ فرماتے ہیں۔ "وہ جو صرف ظاہری مسلمان تھے۔ وہ حقیقی مسلمان بننے لگے۔ جیسا کہ اب تک چار لاکھ کے قریب بن چکے ہیں"۔ اسی طرح فرماتے ہیں۔ "میرے لئے یہ شکر کی جگہ ہے کہ میرے ہاتھ پر چار لاکھ کے قریب لوگوں نے اپنے معاصی اور گناہوں اور شرک سے توبہ کی"۔ گویا چار لاکھ حقیقی مسلمان صرف وہ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کیا۔

کتنی واضح بات ہے جو اس حوالہ میں بیان کی گئی ہے۔ اور کس طرح

دو گروہوں کا مقابلہ

کیا گیا ہے۔ ایک کو تو صرف ظاہری مسلمان قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسرے گروہ کو حقیقی مسلمان قرار دیا گیا ہے۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعداد بھی بتا دی ہے۔ کہ یہ حقیقی مسلمان صرف چار لاکھ کے قریب ہیں۔ اب غیر مبائعین جن کے متعلق کہتے ہیں کہ انہیں کافر کہنا جائز نہیں۔ اور وہ حقیقی معنوں میں مسلمان ہیں۔ وہ چار لاکھ ہیں یا چار کروڑ یا چالیس کروڑ ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ وہ روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو حقیقی مسلمان قرار دیتے ہیں۔ اس صورت میں انہیں یا تو یہ ثابت کرنا چاہیئے۔ کہ چار لاکھ کے الفاظ غلط لکھے گئے ہیں۔ اصل الفاظ چار کروڑ یا چالیس کروڑ کے تھے۔ یا پھر انہیں ماننا چاہیئے۔ کہ ظاہری مسلمان گو کروڑوں ہوں مگر

حقیقی مسلمان چند لاکھ ہی ہیں

اور وہ بھی وہی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے۔

پھر اس سے بھی بڑھ کر لطیفہ اور حیرت انگیز بات یہ ہے۔ کہ آج کل پیغامیوں کا سارا زور اس بات پر صرف ہو رہا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ مسلمانوں کو کافر قرار دے کر خود کافر بن چکی ہے گویا وہ چار لاکھ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر حقیقی مسلمان بنے تھے۔ وہ تو اس طرح کافر بن چکے ہیں۔ اور جو باقی مسلمان ہیں ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتوے موجود ہے۔ کہ وہ صرف ظاہری مسلمان ہیں۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ وہ ہم پر تو یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ تم نے کروڑوں مسلمانوں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا ہے۔ حالانکہ ہم نے اگر کروڑوں کو کافر کہا تھا تو ان کروڑوں میں سے چار لاکھ کی جماعت کو الگ بھی کر لیا تھا۔ اور ان کے متعلق ہمارا یہ دعوے تھا۔ کہ وہ حقیقی مسلمان ہیں۔ مگر ان کی یہ حالت ہے کہ انہوں نے سوائے اپنے دو چار ہزار آدمیوں کے باقی سب کو کافر بنا دیا۔ وہ جو عام مسلمان تھے ان کے متعلق تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فیصلہ فرما دیا۔ کہ وہ حقیقی مسلمان نہیں۔ صرف ظاہری مسلمان ہیں۔ اور جو آپ کے ہاتھ پر حقیقی مسلمان بنے تھے انہیں پیغامیوں نے کافر قرار دے دیا گویا اب

کوئی بھی مومن نہ رہا

سوائے چند ہزار پیغامیوں کے۔ پھر عجیب بات ہے کہ اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے ؎

چو دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

یعنی جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ آئے گا تو مسلمانوں کو دوبارہ مسلمان کیا جائے گا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ ظاہری مسلمان میرے ہاتھ پر حقیقی مسلمان بننے لگے ہیں۔ جیسا کہ اب تک چار لاکھ کے قریب بن چکے ہیں۔ مگر

کیا یہ عجیب بات نہیں

کہ جن لوگوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر مسلمان ہونے کی پیشگوئی تھی۔ وہ تو اس لحاظ سے کافر ہوئے کہ انہوں نے آپ کو قبول نہ کیا اور جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر مسلمان بن چکے تھے وہ دوسروں کو کافر قرار دے کر خود پکے کافر بن گئے۔ اب سوال یہ ہے کہ جب دونوں ہی کافر ہو گئے۔ تو یہ

الہام کس طرح پورا ہوا

اور اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے ثبوت میں پیش کس طرح کیا جا سکتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب تو ہمیں یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر جو لوگ حقیقی مسلمان بنے تھے۔ وہ مسئلہ کفر و اسلام پر ایمان رکھنے کے ذریعہ۔ وہ خلافت کو تسلیم کرنے کے ذریعہ۔ وہ نبوت پر ایمان رکھنے کے ذریعہ اپنے ایمان میں رخنہ ڈال کر کافر بن چکے ہیں۔ رہ گئے عام مسلمان۔ سو ان کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتوے موجود ہے۔ کہ وہ صرف ظاہری مسلمان ہیں گویا کوئی بھی مسلمان نہ رہا۔ اور پیشتر اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والوں کی ایک نسل بھی فوت ہوتی وہ سب کے سب کافر بن گئے۔ اور راہ ہدایت سے دُور جا پڑے۔

کیا کوئی بھی عقلمند مان سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ کا یہ

عظیم الشان الہام

جس پر خدا کا مسیح فخر کرتا اور فرماتا ہے کہ "میرے لئے یہ شکر کی جگہ ہے کہ میرے ہاتھ پر چار لاکھ کے قریب لوگوں نے اپنے معاصی اور گناہوں اور شرک سے توبہ کی"۔ اس رنگ میں صحیح سمجھا جا سکتا ہے۔ اس صورت میں تو شکر ادا کرنے کے کوئی معنی ہی نہیں رہتے۔ کیونکہ جب سب کافر بن گئے تو شکر کس بات کا ہوا۔

پھر ہم دیکھتے ہیں اسی کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔ کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا مونہہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا۔ یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جائے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی۔ اور ابتلا آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دیگا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سو اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو۔ اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔ میں اپنے نفس میں کوئی نیکی نہیں دیکھتا۔ اور میں نے وہ کام نہیں کیا جو مجھے کرنا چاہیئے تھا۔ اور میں اپنے تئیں صرف ایک نالائق مزدور سمجھتا ہوں۔ یہ محض خدا کا فضل ہے جو میرے شامل حال ہوا۔ پس اس خدائے قادر اور کریم کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس مشت خاک کو اس نے باوجود ان تمام بے ہنریوں کے قبول کیا۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۱-۲۲)

یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی

ایک عظیم الشان پیشگوئی

ہے۔ جو پیغامیوں کے رد کا اپنے اندر سامان رکھتی ہے۔ اور ان مدعیان کی تردید بھی کرتی ہے۔ جو وقتاً فوقتاً مختلف دعوے کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح ہمارے سلسلہ کی سچائی کا بھی یہ ایک زبردست ثبوت ہے۔

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام صاف طور پر فرماتے ہیں۔ کہ "خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے۔ کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا"۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ غلبہ کے زمانہ تک جماعت کے لئے تباہی مقدر نہیں۔

بلکہ یہی مقدر ہے۔ کہ جب تک کامل غلبہ حاصل نہ ہو جائے۔ یہ جماعت بڑھتی چلی جائے۔ مگر پیغامی کیا بتاتے ہیں۔ وہ یہ بتاتے ہیں کہ پیشتر اس کے کہ جماعت احمدیہ پر غلبہ کا دن آتا۔ صرف چند ہزار لوگ حق پر رہ گئے۔ اور باقی سب کے سب مرتد اور کافر ہو گئے۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے۔ کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا۔"

یعنی یہ سلسلہ اس وقت تک ترقی کرتا چلا جائیگا۔ جب تک تمام دنیا پر چھا نہ جائے اور سب فرقوں پر یہ نمایاں طور پر غالب نہ آجائے۔ مگر پیغامی یہ کہتے ہیں۔ کہ جو جماعت چار یا چھ لاکھ تھی۔ وہ ۱۹۱۴ء میں صرف چار ہزار رہ گئی۔ اور وہ چار ہزار کی جماعت بھی ایسی ہے۔ کہ ستائیس سال گذر گئے۔ مگر اب تک وہ چار ہزار ہی ہے۔ اور اس کی تعداد میں کوئی اضافہ ہونے میں نہیں آتا۔ بلکہ اگر اس کا قدم اٹھتا ہے۔ تو تنزل اور کمی کی طرف۔ چنانچہ میں نے

بارہا چیلنج کیا

ہے۔ کہ وہ لوگ جو تم میں سے نکل کر ہم میں شامل ہوئے ہیں۔ ان کی بھی گنتی کر لو۔ اور جو لوگ ہم میں سے نکل کر تم میں شامل ہوئے ہیں۔ ان کی بھی گنتی کر لو پھر تمہیں خود بخود معلوم ہو جائیگا۔ کہ کون بڑھ رہا ہے۔ اور کون گھٹ رہا ہے مگر انہوں نے کبھی اس چیلنج کو قبول نہیں کیا۔ اسی طرح میں نے بار بار چیلنج دیا ہے۔ کہ تم اس بات میں بھی ہمارا مقابلہ کر لو۔ کہ تمہارے ذریعہ سے کتنے لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں۔ اور ہمارے ذریعہ سے کتنے لوگ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں۔ مگر انہیں کبھی اس مقابلہ کی توفیق بھی نہیں ملی۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ اگر انہوں نے مقابلہ کیا۔ تو ان کا پول کھل جائیگا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

خدا نے مجھے بار بار خبر دی ہے۔ کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دے گا۔ اور اسے باقی تمام فرقوں پر غالب کریگا۔ بعد میں جو خرابیاں پیدا ہوتی ہیں اور جن میں مبتلا ہو کر لوگ خدا تعالےٰ کو ناراض کر لیتے ہیں وہ کسی سلسلہ کی صداقت پر حرف نہیں لاتیں۔ کیونکہ اس وقت تک سلسلہ پر غلبہ کا زمانہ آچکا ہوتا ہے۔ مگر اس سے پہلے خدا تعالےٰ کی سنت یہی ہوتی ہے۔ کہ اگر پانچ دس مرتد ہوتے ہیں۔ تو ان کی جگہ سو دو سو آدمیوں کو اللہ تعالےٰ لے آتا ہے۔ لیکن پیغامی ہمیں یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ چار لاکھ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر حقیقی مسلمان بنے تھے۔ اور جو ترقی کرتے کرتے دس لاکھ تک پہنچ گئے تھے۔ وہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات پر معًا چند ہزار رہ گئے۔ اور باقی سب کافر اور مرتد ہو گئے۔ گویا وہ پیشگوئی جو خدا تعالےٰ نے بار بار کی تھی۔ اور جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس نے بار بار خبر دی تھی۔ وہ بری طرح ناکام ہوئی۔ اور نعوذ باللہ بالکل جھوٹی ثابت ہوئی۔ پھر بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ

ابتلاؤں کے طوفان کا ایک ریلا

آتا ہے۔ جس میں عارضی طور پر بعض لوگ ڈگمگا جاتے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا۔ تو بھی یہ بات کسی حد تک تسلیم کی جا سکتی تھی۔ مگر حالت یہ ہے۔ کہ وہ چار ہزار پیغامی جو اس ابتلاء کے وقت "ثابت قدم" رہے۔ اُن "صادقوں" "راستبازوں" اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کو ہمیشہ ذلت کا مونہہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اور نہ تو وہ غیر احمدیوں میں سے اتنے لوگ کھینچ سکتے ہیں۔ جتنے اُن کے قول کے مطابق مرتد ہوئے۔ اور نہ اپنوں میں سے وہ کسی قابل ذکر تعداد کو اپنے ساتھ شامل کر سکے ہیں۔ حالانکہ خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں صاف طور پر فرماتا ہے۔ کہ اگر تم میں سے ایک بھی مرتد ہو جائیگا۔ تو میں اُس کی جگہ دسیوں لاؤنگا۔ اور میں ایک قوم اور جماعت کو اس کی بجائے دین میں داخل کرونگا۔ مگر یہ جو "خالص مسلمان" تھے۔ ان کے ساتھ خدا تعالےٰ نے یہ سلوک کیا۔ کہ اگر یہ ہم میں سے ایک آدمی کو لے جاتے ہیں۔ تو خدا تعالےٰ ان کے دو یا چار لوگوں کو توڑ کر ہمارے ساتھ شامل کر دیتا ہے۔ اور غیر احمدیوں میں سے تو ایک مرتد ہونے والے کے مقابلہ میں پچاس ساٹھ بلکہ سو سو آدمی شامل ہو جاتے ہیں۔ کس قدر خوشی ان لوگوں کو

مصری کے مرتد ہونے پر

ہوئی تھی۔ مگر وہ کتنے آدمی تھے۔ صرف پانچ یا چھ تھے۔ اور اگر اُن کے بیوی بچوں کو ملا لیا جائے۔ تو بیس پچیس بن جاتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں جتنے لوگ ہماری جماعت میں ایک سال کے اندر اندر شامل ہوئے کیا ان کے مقابلہ میں ان بیس پچیس آدمیوں کی کوئی بھی نسبت ہے؟ اسی سال

اسوقت تک تین ہزار آدمی

بیعت کر چکے ہیں۔ جن میں سے دو ہزار کے قریب آدمیوں کی لسٹ اخبار میں شائع ہو چکی ہے۔ اور ابھی چھ مہینے باقی ہیں۔ جن میں خدا تعالےٰ کے فضل سے اور بہت سے لوگ احمدیت میں داخل ہونگے۔ پس کس طرح ہماری جماعت کے ذریعہ خدا تعالےٰ کا وہ کلام شاندار طریق پر پورا ہو رہا ہے۔ کہ اگر تم میں سے ایک شخص مرتد ہوگا۔ تو میں اس کے بدلہ میں ایک قوم لاؤنگا۔ مگر کیا یہ بات پیغامی بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان میں سے اگر کوئی ایک مرتد ہو۔ تو اس کے بدلے انہیں قوم ملتی ہے۔ پس اگر اس دفعہ کے ریلے میں سمجھ بھی لیا جائے۔ کہ عارضی طور پر جماعت پر ایک ابتلاء آگیا تھا۔ تو ستائیس سال گذرنے پر تو ان کی تعداد لاکھوں تک پہنچ جانی چاہیئے تھی۔ مگر ہوا یہ کہ وہ تو چار ہزار ہی رہے۔ اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر ایمان لا کر حقیقی مسلمان بنے تھے ان میں سے ہزاروں ہزار لوگ انہی عقائد پر فوت ہو گئے۔ جن پر ہماری جماعت قائم ہے۔ گویا اُن کے خاتمہ نے ان کی تمام زندگی کے اعمال پر مہر لگا دی۔ اور بتا دیا۔ کہ صحیح راستہ وہی ہے۔ جس پر قائم رہتے ہوئے وہ ہزاروں لوگ فوت ہوئے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر حقیقی اسلام قبول کیا تھا۔ میرے نزدیک

گذشتہ ستائیس سال کے عرصہ میں

صرف دس ہزار آدمی اُن لوگوں میں سے فوت ہو چکے ہونگے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر ایمان لائے تھے۔ بلکہ ممکن ہے۔ فوت ہونے والوں کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہو۔ اور یہ دس ہزار وہ ہیں۔ جو موجودہ پیغامیوں کی مجموعی تعداد سے بہت زیادہ ہیں۔ گویا ان لوگوں کی موجودہ تعداد سے بہت زیادہ لوگ انہی عقائد پر فوت ہو چکے ہیں۔ جو ہماری جماعت کے ہیں۔ مگر وہ ستائیس سال کا عرصہ گذرنے کے باوجود ابھی تک چار ہزار ہی ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

"خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے۔ کہ وہ مجھے بہت عظمت دیگا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا۔" پھر اس حوالہ میں

ایک اور بات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ بیان فرماتے ہیں۔ کہ "میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کرینگے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا مونہہ بند کر دیں گے" یعنی علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزات اور نشانات کے جماعت احمدیہ میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے۔ جن کا براہ راست خدا تعالےٰ کے ساتھ معاملہ ہوگا اور جنکے ہاتھ پر اس کے نشانات ظاہر ہونگے مگر مولوی محمد علی صاحب کو دیکھ لو۔ وہ خشک فلسفی کی طرح الہام کی ہمیشہ مخالفت کریں گے اور کبھی کوئی ایسا نشان نہیں بتا سکینگے۔ جو اُن کے ہاتھ پر خدا تعالےٰ نے ظاہر کیا ہو۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

میرے فرقہ کے لوگوں کی علامت یہ ہوگی کہ "اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا مُنہ بند کر دیں گے۔"

یعنی ان کے پاس صرف ذہنی دلائل نہیں ہوں گے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے ظاہر ہوئے۔ بلکہ ان کے پاس ایسے نئے دلائل اور نئے نشانات بھی ہوں گے۔ جو ان کی ذات میں ظاہر ہوئے ہونگے نشانات معجزات کو ہی کہا جاتا ہے پس مطلب یہ ہے۔ کہ قبل از وقت اُن پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے غیب کی خبریں ظاہر کی جائیں گی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ یہ میری جماعت کی علامت ہوگی۔ مگر مولوی محمد علی صاحب الہامات پر ہنسی اڑاتے ہیں۔ اور خود انہیں الہام کا کوئی دعوےٰ نہیں۔ اُن کی حالت بس ایک خشک ملا کی سی ہے۔ خود تو انہوں نے کبھی کوئی الہام پیش نہیں کیا۔ اور اگر کوئی دوسرا انہیں اپنا الہام بتائے۔ تو اس پر ہنسی اڑانے لگ جاتے ہیں ؂

اس لحاظ سے بھی ہم میں۔ اور غیر مبائعین میں کیسا عظیم الشان فرق ہے۔

دونوں طرف کے لیڈروں کو ہی لے لو

میرے صرف ایک سال کے رویا۔ کشوف اور الہامات اگر جمع کئے جائیں۔ تو وُہ مولوی محمد علی صاحب کی ساری عمر کے خوابوں سے بڑھ جائیں گے۔

پھر اگر اُن رویا۔ کشوف۔ اور الہامات کو لیا جائے۔ جو پُورے ہونے سے پہلے غیر مذاہب والوں کو بتا دیئے گئے تھے۔ تو اس میں بھی مولوی محمد علی صاحب میرا مقابلہ نہیں کر سکتے ؂

موجودہ جنگ کو ہی دیکھ لو۔ ابھی لڑائی شروع بھی نہیں ہوئی تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے ایک رویا کے ذریعہ بتا دیا تھا۔ کہ

جنگ شروع ہونے والی ہے

اور اس جنگ میں ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ کہ انگریز فرانسیسی حکومت سے یہ درخواست کریں گے۔ کہ انگریزی حکومت اور فرانسیسی حکومت کا الحاق کر دیا جائے اور دونوں ایک نظام کے ماتحت آ جائیں۔ مگر چھ ماہ کے بعد انگریزوں کی یہ حالت بدل جائے گی۔ (الفضل ۲۸ جون ۱۹۴۰ء)

اس رویا کے عین مطابق جنگ شروع ہوئی۔ فرانس نے اس جنگ میں خطرناک شکست کھائی۔ اور انگریزوں کو ایسا ڈر پیدا ہو گیا۔ کہ مسٹر چرچل نے اپنی ایک تقریر میں کہا۔ ہم انگلستان کے ہر گاؤں میں دُشمن سے لڑائی کریں گے۔ اور اگر اس کا انگلستان پر قبضہ ہو گیا تو ہم کینیڈا یا آسٹریلیا میں جا کر اس سے لڑیں گے۔ گویا برطانیہ کے وزیر اعظم نے بھی تسلیم کیا۔ کہ اس بات کا امکان ہے۔ کہ جرمنی انگلستان پر قبضہ کر لے اور انہیں کینیڈا یا آسٹریلیا میں جا کر دُشمن کا مقابلہ کرنا پڑے۔ پھر کس طرح اللہ تعالےٰ نے رؤیا کے اس دوسرے حصہ کو پُورا کیا۔ جس میں یہ ذکر آتا تھا کہ انگریز فرانسیسی حکومت سے یہ درخواست کریں گے۔ کہ

دونوں حکومتوں کا الحاق

کر دیا جائے۔ آج تک دُنیا کی تاریخ میں اس بات کی کوئی مثال نہیں ملتی کہ کسی حکومت نے دوسری حکومت سے یہ درخواست کی ہو۔ کہ ہم دونوں کی حکومت ایک ہو جائے۔ پارلیمنٹیں بھی ملا دی جائیں۔ اور خوراک کے ذخائر اور خزانہ بھی ایک ہی سمجھا جائے۔ مگر اللہ تعالےٰ کی بات پوری ہو کر رہی اور ۱۵۔ جون سنہ ۱۹۴۰ء کو حکومت برطانیہ نے فرانسیسی حکومت کو تار دیا۔ کہ دونوں مُلکوں کی حکومت ایک کر دی جائے۔ کیونکہ خطرہ بہت زیادہ ہے ؂

پھر جیسا کہ خواب میں ہی بتا دیا گیا تھا۔ کہ چھ ماہ کے بعد یہ حالت بدل جائے گی۔ اس واقعہ کے قریباً چھ ماہ بعد ۹۔ دسمبر کو

لیبیا کی لڑائی

شروع ہوئی۔ اور ۱۵۔ دسمبر کو عین چھ ماہ کے بعد برطانیہ کے مقابلہ میں اٹلی کو شکست ہو گئی ؂

یہ وہ خواب ہے جس کے احمدی بھی گواہ ہیں غیر احمدی بھی گواہ ہیں عیسائی بھی گواہ ہیں۔ میں نے یہ رویا چودہری ظفر اللہ خان صاحب کو بھی بتا دیا تھا۔ اور وہ ہمیشہ اپنے ملنے والوں سے کہا کرتے تھے۔ کہ مجھے تو

۱۵ دسمبر کا انتظار

ہے۔ کیونکہ ۱۵ جون کو برطانیہ نے فرانس کو دونوں حکومتوں کے الحاق کی پیشکش کی تھی۔ اور چونکہ چھ ماہ کے بعد اللہ تعالےٰ کی طرف سے حالات کے بدل جانے کی اطلاع ہے۔ اس لئے لازماً ۱۵ دسمبر کو یہ خطرے کی حالت جاتی رہے گی چنانچہ وہ ہر انگریز افسر سے یہی کہتے کہ مجھے تو ۱۵ دسمبر کا انتظار ہے۔ جبکہ ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ کہ انگریزوں کے لئے یہ خطرہ جو اس وقت درپیش ہے نہیں رہے گا۔ میں نے اس بات کو معلوم کر کے ایک دفعہ ان سے کہا۔ کہ چھ مہینے سے مراد بعض دفعہ سات ماہ اور بعض دفعہ پانچ ماہ بھی ہو سکتے ہیں۔ اس لئے آپ کو اس قدر تعیین نہ کرنی چاہیئے تھی۔ کہ ۱۵ دسمبر کے بعد حالات بدل جائیں گے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ میں تو ظاہری لفظوں کی بناء پر ہر ایک سے چھ مہینے کا ہی ذکر کرتا ہوں۔ کہ ۱۵ دسمبر کے بعد یہ حالت بدل جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان

چھ مہینوں کے بعد

انگریزوں سے اس وقت کے خطرہ کی حالت کو دور کر دیا۔

پھر اسی مسجد میں میں نے بتایا تھا۔ کہ ایک بادشاہ میری آنکھوں کے سامنے سے گذرا گیا۔ اور مجھے الہام ہُوا۔ کہ

ایب ڈی کیٹڈ
(Abdicated)

اس الہام پر ابھی تین دن نہیں گذرے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے بلجیم کے بادشاہ لیوپولڈ کو ناگہانی طور پر ایب ڈی کیٹ کرا دیا۔ اس الہام کی پہلے تو ہم یہ تشریح کیا کرتے تھے۔ کہ بلجیم گورنمنٹ نے خود یہ اعلان کر دیا تھا۔ کہ ہمارا بادشاہ جرمن قوم کے ہاتھ میں ہے۔ اور اب وہ اپنے فرائض کو ادا نہیں کر سکتا۔ اس لئے بلجیم کی قانونی گورنمنٹ ہم ہیں نہ کہ لیوپولڈ۔ مگر اب قریب ہی

ایک اور ثبوت

اس بات کا ملا ہے۔ اور وُہ یہ کہ معلوم ہُوا ہے کہ لیوپولڈ خود بھی اپنے آپ کو ایب ڈی کیٹ ہی سمجھتا ہے چنانچہ خبر آئی ہے۔ کہ جرمن افسر اس سے بعض ایسے کاغذات پر دستخط کرانا چاہتے ہیں۔ جن میں بلجیم کے لوگوں سے یہ اپیل کی گئی ہے۔ کہ وہ جرمن قوم کے ساتھ تعاون کریں۔ مگر وہ کسی کاغذ پر دستخط کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ اور کہتا ہے کہ مَیں اپنی حکومت کے قانون کے ماتحت اب بادشاہ رہا ہی نہیں۔ اس لئے میں کسی کاغذ پر دستخط نہیں کر سکتا۔ گویا وُہ خود بھی یہ سمجھتا ہے کہ اب وہ بادشاہ نہیں رہا۔ اور ایب ڈی کیٹ ہو گیا ہے۔

اسی طرح مجھے بتایا گیا تھا۔ کہ تار آئی ہے امریکہ نے برطانیہ کی امداد کے لئے اٹھائیس سو ہوائی جہاز دیا ہے۔ یہ خبر بھی ایسی تھی جسے کوئی انسانی دماغ وضع نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ اس میں ایک طرف تار کا لفظ تھا۔ دوسری طرف امریکہ کا لفظ تھا۔ تیسری طرف اٹھائیس سو ہوائی جہازوں کا ذکر تھا۔ میں نے یہ خواب بھی

چودہری ظفر اللہ خان صاحب

کو لکھ کر بھیج دی تھی۔ اور انہوں نے کئی وزراء کے آگے اسے بیان کر دیا شائد گزشتہ اکتوبر کی بات ہے کہ مَیں اپنے گھر میں بیٹھا تھا۔ کہ کسی نے مجھے اطلاع دی۔ کہ باہر سے فون آیا ہے۔ مَیں گیا اور امرتسر کے دفتر سے پتہ لگایا۔ کہ کہاں سے فون آیا ہے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ شملہ سے آیا ہے۔ میں نے کہا کنکشن ملا دو۔

تھوڑی دیر کے بعد

مجھے چودہری ظفر اللہ خانصاحب کی آواز آئی۔

جو جوش اور خوشی سے کانپ رہی تھی۔ انہوں نے کہا مبارک ہو۔ میں نے کہا۔ خیر مبارک۔ مگر یہ تو بتائیں کہ یہ مبارک کیسی ہے۔ انہوں کہا آپ کو یاد ہے آپ نے مجھے فلاں مہینہ میں ایک چھٹی لکھی تھی۔ جس کا مضمون یہ تھا۔ کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے۔ کہ امریکہ سے تار آئی ہے۔ کہ امریکہ نے

اٹھائیس سو ہوائی جہاز

انگریزوں کو بھجوایا ہے۔ میں نے کہا مجھے یاد ہے۔ وہ کہنے لگے۔ پھر آج یہ خواب پوری ہو گئی ہے۔ اور امریکہ سے انگریزی نمائندہ کی تار آئی ہے کہ امریکہ نے اٹھائیس سو ہوائی جہاز انگریزوں کو دیئے ہیں۔ چودھری ظفر اللہ خانصاحب نے یہ بھی بتایا۔ کہ جب مجھے یہ خبر پہونچی۔ میں نے اسی وقت اپنے پرائیویٹ سیکرٹری کو جو غیر احمدی تھا بلایا اور کہا کہ تم کو یاد ہے میں نے تمہیں امام جماعت احمدیہ کی ایک خواب سنائی تھی۔ وہ کہنے لگا کونسی خواب۔ کیا وہی جو اٹھائیس سو ہوائی جہازوں والی تھی۔ میں نے کہا ہاں وہی خواب۔ چنانچہ اس کے بعد میں نے تار اس کے سامنے کر دیا کہ لو پڑھ لو۔ اس میں کیا لکھا ہے۔ پھر وہ کہتے ہیں میں نے اسی وقت سر کلو کو (جو غالباً ریلوے کے وزیر ہیں) فون کیا۔ اور کہا کہ آپ کو یاد ہے۔ میں نے آپ کو امام جماعت احمدیہ کی ایک خواب سنائی تھی۔ جس میں امریکہ سے ہوائی جہاز بھیجے جانے کا ذکر تھا۔ وہ کہنے لگے ہاں مجھے یاد ہے۔ مگر تعداد صحیح ثابت نہیں ہوئی۔ تم نے تو ۲۸ سو ہوائی جہاز بتائے تھے۔ مگر تار میں ۲۵ سو ہوائی جہازوں کا ذکر ہے۔ اللہ تعالےٰ کی حکمت ہے کہ انہوں نے تار کو جلدی میں صحیح طور پر نہ پڑھا۔ اور اٹھائیس سو کو پچیس سو سمجھ لیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ان پر اس خواب کے متعلق اتمام حجت کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ انہوں نے کہا۔ تم نے تو کہا تھا کہ امریکہ اٹھائیس سو ہوائی جہاز بھیجے گا۔ مگر تار میں تو پچیس سو ہوائی جہاز بھیجے جانے کا ذکر ہے۔ چوہدری صاحب کہتے ہیں کہ میں نے انہیں کہا۔ کہ آپ تار کو دوبارہ نکال کر پڑھیں۔ چنانچہ انہوں نے دوبارہ تار پڑھی تو کہنے لگے۔ حیرت انگیز بات ہے۔ واقعہ میں اٹھائیس سو ہوائی جہاز دیئے جانے کی خبر ہے۔ تو دیکھو

قریب قریب کے اہم واقعات

ہیں جن کے بارہ میں اللہ تعالےٰ نے قبل از وقت امور غیبیہ کا مجھ پر اظہار فرمایا۔ اسی طرح ابھی گزشتہ دنوں میں سندھ میں تھا۔ کہ مجھے انگریزی میں ایک الہام ہوا۔ جس کا مفہوم یہ تھا کہ

انگریزی فوج کی صف توڑ کر

جرمن فوج اندر داخل ہو گئی ہے۔ دوسرے ہی دن میں نے میاں بشیر احمد صاحب کو بھی ایک خط میں اس خواب کی اطلاع دیدی۔ اور غالباً چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کو بھی خواب لکھ دی۔ اس کے بعد یہ خبر آ گئی۔ جو ریڈیو پر ہم نے خود بھی سن لی کہ طبرق کے مقام پر انگریزی صفوں کو چیر کر جرمن فوج آگے بڑھ گئی ہے۔

تو میری

ایک سال کی خوابیں

ہی اگر جمع کر لی جائیں۔ تو وہ مولوی محمد علی صاحب کی ساری عمر کی خوابوں سے بڑھ جائیں گی۔ پھر یہ وہ خوابیں ہیں۔ جن کے گواہ صرف احمدی ہی نہیں بلکہ غیر احمدی بھی ہیں ہندو بھی ہیں۔ سکھ بھی ہیں۔ عیسائی بھی ہیں۔ غرض قسم قسم کے گواہ ان خوابوں کی تصدیق کرنے والے مل سکتے ہیں۔ اور وہ شہادت دے سکتے ہیں۔ کہ ان کو قبل از وقت یہ باتیں بتائی گئیں۔ اور پھر اسی طرح پوری ہوئیں جس طرح انہیں بتایا گیا تھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "میرے فرقہ کے لوگ اسقدر

علم اور معرفت

میں کمال حاصل کریں گے کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے"۔ یعنی میری جماعت کے لوگوں کو خود خدا تعالےٰ کی طرف سے دلائل اور نشانات دیئے جائیں گے۔ اور وہ ان دلائل اور نشانات کے ذریعہ سب کا مونہہ بند کر دیں گے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کا طریق یہ ہے کہ وہ ہمیشہ الہامات پر ہنسی اڑاتے ہیں۔ اور کبھی سنجیدگی سے ان پر غور نہیں کرتے۔ بلکہ بعض پیغامیوں نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ یہ الہامات بعد میں بنا لئے جاتے ہیں۔ حالانکہ بعض الہامات کے پورا ہونے کے خود بعض پیغامی بھی گواہ ہیں۔ مثلاً یہی رویا۔ جو اٹھائیس سو جہازوں والا ہے۔ یہ چوہدری ظفر اللہ خانصاحب نے میاں غلام رسول صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کے بیٹے میاں غلام عباس صاحب کو بھی بتا دیا تھا۔ جو غیر مبایع ہیں۔ پس اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ غیر مبایعین جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں سے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ آپ کی اس جماعت میں شامل نہیں جس کا ذکر تجلیات الٰہیہ میں کیا گیا ہے۔ کیونکہ جماعت کے افراد کی یہ علامت بتائی گئی تھی۔ کہ وہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا مونہہ بند کر دیں گے۔ اور یہ علامت غیر مبایعین میں نہیں پائی جاتی۔ میں نے کہا تھا کہ آجکل جو

مختلف مدعی

ہیں۔ ان کا بھی اس تحریر سے رد ہوتا ہے۔ وہ اس طرح ہے۔ کہ اس پیشگوئی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ترقی اور غلبہ کے زمانہ تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت ہی چلتی چلی جائے گی کسی اور مدعی یا مامور کی جماعت کھڑی نہیں ہو گی۔ مگر آج ان مدعیان کی یہ حالت ہے۔ کہ ان میں سے کوئی تو یہ کہتا ہے کہ مرزا صاحب مسیح تھے اور میں مہدی ہوں۔ اور کوئی یہ کہتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب احمدیت کے جامہ میں آئے تھے۔ اور میں محمدیت کے جامہ میں آیا ہوں۔ اور کوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کی تنسیخ کر کے کوئی اور سلسلہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ پس اس قسم کے تمام مدعی اس پیشگوئی کے مطابق جھوٹے ہیں کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو غلطی پر قرار دے کر ایک اور جماعت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ دنیا میں خدا میرے سلسلہ کو پھیلائے گا۔ اور میرے فرقہ کو ہی سب فرقوں پر غالب کرے گا۔

ایسے مدعیان الہام تو بے شک ہو سکتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احکام اور آپ کی تعلیم کو مانتے ہوں آپ کی غلامی کا دم بھرتے ہوں۔ اور یہ عقیدہ رکھتے ہوں کہ حکم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہیں۔ اور فتویٰ وہی چلے گا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہو گا۔ اور آپ کی جماعت حق پر ہے۔ وہ صرف اس کی خدمت کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ مگر باقی تمام مدعی جو اپنی ایک علیحدہ پارٹی قائم کرنا چاہتے ہیں۔ جھوٹے ہیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ یہ دور ترقی اس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک تمام دنیا پر یہ سلسلہ غالب نہ آ جائے۔ اس کے بعد اگر پھر خرابیاں پیدا ہو جائیں۔ اور پھر کسی اور مامور کی بعثت کی ضرورت محسوس ہو۔ تو اس وقت وہ بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت میں آ سکتا ہے۔ مگر اس وقت تک احمدیت کی باگ راست کی ان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ میں ہی رہے گی۔ بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ کوئی ایسا شخص خدا تعالےٰ سے الہام پا کر ایک نئی جماعت کی بنیاد رکھنے کے لئے اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب تک تمام دنیا پر یہ سلسلہ غالب نہ آ جائے۔ اس کے بعد اگر

عالمگیر گمراہی سے پھیل جانے پہ کوئی ایسا مامور آئے تو بے شک آجائے مگر اب جو لوگ اپنے آپ کو مدعی اور مامور کہتے ہیں اور دعوے کرتے ہیں - کہ وہ جماعت کو ہدایت دینے کے لئے اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھڑے کئے گئے ہیں - وہ سب جھوٹے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ جماعت اس وقت تک گمراہ نہیں ہو سکتی جب تک وہ تمام دنیا پر غالب نہ آجائے پس جب تک کہ

احمدیہ جماعت کو کامل غلبہ

حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک کمان براہ راست حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ میں رہے گی - پھر بے شک جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے ایک خرابی کا دور بھی آئے گا - (تذکرہ ص۲۱۳) اور پھر ایک نیا سلسلہ شروع ہوگا - مگر بہر حال وہ سلسلہ تابع ہوگا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تابع ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اب دیکھو تجلیات الٰہیہ کتنی چھوٹی سی کتاب ہے مگر اس چھوٹی سی کتاب میں ہی

تمام اختلافی مسائل کا حل

رکھ دیا گیا ہے - اور میں تو سمجھتا ہوں کہ شائد تجلیات الٰہیہ حکمت الٰہی کے ماتحت پیغامیوں کے رد میں ہی لکھی گئی ہے اس کتاب کے بڑے سائز کے صرف سولہ صفحات ہیں - اور چھوٹے سائز کے بتیس ۳۲ - مگر ان چند صفحات میں ہی اس قدر مواد موجود ہے جو پیغامیوں کے عقائد کی تردید کے لئے کافی ہے - اسی طرح اس کتاب میں نبوت کے مسئلہ پر بحث موجود ہے - اور کفر و اسلام کے مسئلہ پر بھی - غرض ہمارے اور غیر مبایعین کے درمیان جسقدر اختلافی مسائل ہیں ان تمام کا حل اس چھوٹی سی کتاب میں موجود ہے - اور اگر کوئی اس سے فائدہ اٹھانا چاہے تو اٹھا سکتا ہے - مگر ماننے کے لئے دیسا دل چاہیئے - جو نشانات کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہو - اور وہ آنکھیں چاہئیں جو اپنے اندر بصیرت کی روشنی رکھتی ہوں ورنہ وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نشانات کو دیکھ کر ان کی قدر نہیں کی - ان سے یہ امید رکھنا کہ وہ ہمارے پیش کردہ نشانات پر غور کریں گے - اور ان سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھائیں گے ایک بہت بڑی امید ہے - بہر حال ہم مایوس نہیں - اور ہم ان کی ہدایت کے لئے دعائیں کرتے ہیں - مگر یہ بڑی عبرت کا مقام ہے - بڑی عبرت کا مقام ہے بڑی عبرت کا مقام ہے - کہ دنیا میں ایک قوم سالہا سال تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالےٰ کا نبی اور رسول قرار دیتی رہی ہے - مگر اب وہ دیانت داری کا دعوےٰ کرنے کے باوجود یہ کہتی ہے - کہ اس نے آپ کو کبھی نبی اور رسول نہیں کہا ؟

بقایا داران تحریک جدید کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا تازہ ارشاد

۳۰ ستمبر تک بقایا ادا کریں - ورنہ اُن کے نام شائع کر دیئے جائینگے

"ساتواں سال جب شروع ہوا - تو انہوں نے پھر اقرار کر کے اپنا وعدہ لکھوایا - مگر ان کی حالت اب بھی وہی ہے - کہ نہ تیسرے سال کا چندہ دیا ہے - نہ چوتھے سال کا دیا ہے - نہ پانچویں سال کا دیا ہے - نہ چھٹے سال کا دیا ہے - اور نہ ساتویں سال کا دیا ہے - ایسے لوگ چونکہ متواتر اور مسلسل ایک لمبے عرصہ تک جھوٹ کے مرتکب ہوئے ہیں - اور چونکہ انہوں نے دین سے تمسخر اور استہزاء کیا ہے - اس لئے میں دفتر کو ہدایت کرتا ہوں کہ ایسے لوگوں کی لسٹ بھی وہ شائع کر دے - تاکہ اگر ایک طرف ان لوگوں کے نام یادگار رہیں - جنہوں نے سچائی اور دیانت کے ساتھ اپنے عہد کو پورا کیا - تو دوسری طرف ان لوگوں کے نام بھی بطور یادگار محفوظ رہیں - جنہوں نے جان بوجھ کر سلسلہ سے دھوکہ کیا - اور ایک جھوٹی عزت حاصل کرنے کیلئے سال ہا سال جھوٹ بولتے رہے -" پھر بقایا داران کو خصوصیت سے حضور نے یہ ہدایت فرمائی ہے - کہ " اگر وہ خوشی سے کسی قربانی کیلئے اپنے آپکو پیش کرتے ہیں تو پھر چاہے جان چلی جائے - انہیں اپنے عہد کو مرتے دم تک نباہنا چاہیئے - اور کسی قسم کی سستی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے -"

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد سے ظاہر ہے - بقایا داروں کو اپنا بقایا جلد سے جلد ادا کرنا چاہیئے - خاکسار نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور میں درخواست کی - کہ بقایا داران کو خطبہ بھیجنے اور پھر خطبہ ملنے کے بعد روپیہ کا انتظام کرنے کیلئے مہلت ملنی چاہیئے - اس پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ازراہ شفقت ۳۰ ستمبر ۱۹۴۱ء تک بقایا ادا کرنے کی مہلت منظور فرما دی - اس لئے اعلان کیا جاتا ہے - کہ

(۱) تحریک جدید کا جو بقایا دار ۳۰ ستمبر کی شام تک اپنا بقایا داخل کر دیگا - اس کا نام تعزیری طور پر شائع نہیں کیا جائیگا -

(۲) جو بقایا دار " دفتر فنانشل سکرٹری تحریک جدید" سے اپنے بقایا کے ادا کرنیکے بارے میں بذریعہ خط کتابت فیصلہ کرے کہ یکمشت اپنا بقایا نہیں ادا کر سکتا - لیکن اس قدر ماہوار قسط سے ادا کرتا جائیگا - اور جولائی کی قسط داخل کر دے - اور آئندہ ادا کرتا رہے - ایسے بقایا دار کا نام بھی تعزیری طور پر اسلئے شائع نہ ہوگا - کہ اس نے بقایا کی ادائیگی شروع کر دی - اور اپنے اس ارادے اور نیت کا عملی ثبوت دیدیا - پس اگر کوئی بقایا دار مجبور ہے - اور یکمشت ادا نہیں کر سکتا - باوجود اس کے کہ اتنا لمبا عرصہ نہ دے سکنے کے باوجود اس کی خواہش ہے کہ یکمشت ادا کرے تو وہ ماہوار قسط سے ادا کرنا شروع کرے -

(۳) بعض احباب اس خیال پر وعدے کرتے رہے - کہ انکو کسی رقم کے ملنے کی امید تھی - مگر وہ اب تک ملی نہیں - انہیں چاہیئے کہ متوقع رقم کے ملنے تک اپنی آمد سے ایک ایسی قسط جو ماہوار آسانی سے ادا کر سکیں جولائی سے دینا شروع کر دیں - جب انکو وہ رقم ملے - تو بقیہ رقم ادا کر کے اپنا بقایا وعدہ پورا کر دیں - یہ اسلئے ہے - کہ انکی اس نیت اور ارادہ کا اظہار ہو جائے - جو انکے دل میں ہو - اسطرح وہ خدا کے حضور نادہندوں کی فہرست میں نہیں - بلکہ ادا کرنیوالوں کی فہرست میں شامل ہو جائینگے

(۴) جماعتوں کے سکرٹریوں کو تحریک جدید کے بقایا کے وصول کرنے میں خاص توجہ کرنی چاہیئے - اگر انکی جماعت کے کسی فرد کا چندہ وصول نہ ہوا - تو جہاں بقایا دار کا نام تعزیری طور پر شائع ہوگا - وہاں بقایا دار کا پتہ شائع ہونے کے ساتھ جماعت کا نام شائع ہوگا - پس تحریک جدید کے سکرٹریوں اور دوسرے عہدیداروں کو خاص توجہ دیکر اپنا وعدہ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۱ء تک بقایا ادا کرنا چاہیئے -

(۵) کئی احباب نے حضور کا خطبہ ۲۰ جون پڑھتے ہی اپنا بقایا ادا کر دیا ہے - چنانچہ ایک دوست نے لکھا کہ اپنا کل بقایا ۱۱۰/- بھیجکر گذارش ہے - کہ یہ رقم میں قرض لیکر اسلئے ارسال کرتا ہوں کہ خدا کا قرضہ ادا ہو جائے - گو اب میرے سر ایک ہزار روپیہ قرضہ ہو گیا - مگر جہاں میں نے اپنے کام کیلئے قرض لیا ہے - وہاں خدا کیلئے اور خدا کے دین کی اشاعت کے لئے کیوں قرض نہ لیا جائے - [illegible]

وصایا کی منسوخی کا اعلان

(۱) مولوی غلام رسول صاحب افغان قادیان ۹۰۶ - بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ

(۲) مستری غلام محمد صاحب جینئہ دار الرحمت قادیان ۳۰۶۹ " " "

(۳) تاجہ ولد سر رشتہ کھرل چک ۲۲۸ لائل پور ۲۱۰ - خود منسوخ کرائی -

(۴) منشی فضل احمد صاحب احمدی پور جہلم ۱۳۱۴ " " "

(۵) قریشی محمد نور صاحب گوبکی گجرات - ۱۲۶۱ بوجہ بقایا زاید از چھ ماہ -

(۶) میاں محمد دین صاحب ولد بہرام خانصاحب گوبکی گجرات ۲۶۴ " " "

(۷) سید حسن شاہ صاحب دوکان دار قادیان ۵۹۱ " " "

(۸) محمد سلطان صاحب کاتب امرتسر - ۱۶۸۳ " " "

(۹) جبرالدین صاحب ولد خلاص خاں صاحب کھنو کے سیالکوٹ ۱۳۲۰ خود منسوخ کرا لی (۱۰) بابو فضل کریم صاحب مرحوم سیالکوٹ ۲۸۸۰ کوئی جائیداد وفات کے بعد ثابت نہیں ہوئی (۱۱) مسماۃ جنت بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری غلام حسین صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا - ان کی یہ وصیت نامکمل تھی اس لئے انہوں نے اس کی جگہ نئی وصیت کر دی ہے سیکرٹری بہشتی مقبرہ

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۸۹۵ :۔ منکہ عیسٰی خاں ولد حافظ جمال احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۱۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۳ ۴۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں منقولہ غیر منقولہ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۱۸ روپے ۸ آنے ہے۔ میں اپنی اس ماہوار آمد کا دسواں حصہ ۱/۱۰ تازیست وقف صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں جو کہ باقاعدہ ہر ماہ بلا ناغہ ادا کرتا رہونگا۔ اپنی ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی ذاتی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراؤنگا۔ تو وہ میرے مرنیکے بعد میرے حصہ جائیداد سے منہا کر لی جائیگی۔

العبد:۔ عیسٰی خاں لیس نائک ۱/۱۵ پنجاب رجمنٹ رام گڑھ کیمپ۔ گواہ شد:۔ لیس نائک غلام مرتضٰی رام گڑھ۔ گواہ شد:۔ شیر ولی صوبیدار رام گڑھ کیمپ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

انقرہ ۱۰ جولائی - جرمنی نے بحیرہ روم اور بحیرہ اسود سے بہت سے بحری جہاز واپس بلا لئے ہیں - اور انہیں مغربی محاذ پر جمع کیا جا رہا ہے - جرمنی نے مغربی محاذ پر بہت سے ہوائی جہاز بھی جمع کر دیئے ہیں ۔

لنڈن ۱۰ جولائی - ہاؤس آف کامنز میں حکومت کی طرف سے کہا گیا - کہ اس وقت فرانسیسی اڈوں سے لنڈن پر بمباری بہت آسان ہے - مگر برلن پر بہت مشکل - اس کے باوجود عنقریب برلن پر ایسی بمباری کی جائے گی - کہ لنڈن پر بمباری اس کے مقابلہ میں بچوں کا کھیل معلوم ہوگا -

انقرہ ۱۰ جولائی - معلوم ہوا ہے کہ شرائط صلح کے ضمن میں برطانیہ نے یہ شرط بھی پیش کی ہے - کہ وشی کی افواج تمام اسلحہ بارود - توپیں - جہاز - ہوائی جہاز - اور دیگر سامان جنگ اتحادیوں کے حوالہ کر دیں - ذرائع رسل و رسائل کو نقصان نہ پہنچایا جائے - نیز یہ کہ شام بھی برطانی بلاک میں شامل ہو جائے

روم ۱۰ جولائی - اطالوی ریڈیو کا بیان ہے کہ فن لینڈ کے صدر مقام ہیلسنکی میں روسی پیراشوٹ اتر رہے ہیں

لنڈن ۱۰ جولائی - آج دارالعوام میں سامان جنگ کی تیاری کے موضوع پر بحث ہوئی - حکومت کی طرف سے بتایا گیا کہ ۱۹۴۰ء کی آخری سہ ماہی میں جتنی توپیں اور ٹینک برطانیہ کے پاس تھے ان میں اب پچاس فیصدی اضافہ ہو گیا ہے اور ۱۹۴۱ء کی دوسری سہ ماہی کی نسبت دوگنا زیادہ ہے -

قصور ۱۰ جولائی - گندم دڑہ ۳/۴/۶ - فارم ۳/۷/۳ - نخود ۳/۱/۶ - توریہ ۲/۲/۶ - تارا میرا ۲/۱۵/۰ - بنولہ دیسی ۲/۲/۶ - امرتسر میں گندم ۳/۶/۶ - نخود ۳/۴/۶ - گوجرہ میں گندم دڑہ ۳/۴/۶ - فارم ۳/۵/۶ - نخود ۳/۴/۰ - گڑ ۲/۲/۰ - شکر ۳/۸/۰ - گھی خالص ۴۴/۶/۰ -

لنڈن ۱۰ جولائی - ہندوستان کے ہائی کمشنر سر فیروز خاں نون جو بسلسلہ پروپیگنڈا امریکہ گئے ہوئے تھے واپس آ گئے ہیں ۔

لنڈن ۱۰ جولائی - جرمن ہائی کمانڈ کا ایک اعلان مظہر ہے - کہ مشرقی محاذ پر بغیر کسی وقفہ کے جنگ جاری ہے - فن لینڈ کے محاذ پر روسیوں کے قلعہ بند شہر سالا پر قبضہ کر لیا گیا ہے - اس کی تسخیر کے لئے کئی روز جنگ کرنی پڑی ۔

واشنگٹن ۱۰ جولائی - مسٹر وینڈل ولکی اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ شمالی آئرلینڈ اور سکاٹ لینڈ میں بھی امریکہ کے فوجی مراکز قائم کئے جائیں -

لنڈن ۱۰ جولائی - چند روز ہوئے سپین کے برطانی سفارت خانہ کے سامنے جو مظاہرات ہوئے تھے - ان کے لئے سپین گورنمنٹ نے برطانیہ سے اظہار معذرت کر دیا ہے -

لنڈن ۱۱ جولائی - سوویٹ گورنمنٹ کے اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ کل رات کہیں بھی کوئی بڑی لڑائی نہیں ہوئی - روسی ہوائی جہازوں نے دشمن کے ہوائی جہازوں اور اڈوں پر حملے کئے دشمن کے ۵۰ اور روس کے نو جہاز برباد ہو گئے - جرمن تسلیم کرتے ہیں - کہ اس سے قبل کسی لڑائی میں اتنا جنگی سامان استعمال نہیں کیا گیا - اور نہ اتنی بڑی فوج کو گھیرے میں لینے کی کوشش کی گئی ہے - یہ بھی معلوم ہوا ہے - کہ سوئٹزرلینڈ کی سرحد پر جو فوج تھی - اسے بھی روسی محاذ پر لے آیا گیا ہے اور وہاں بوڑھے اور بیمار سپاہی بھیجے گئے ہیں -

لنڈن ۱۱ جولائی - برطانی ہوائی جہازوں نے کل رات پھر رائن لینڈ پر چھاپہ مارا - اور لوگوں کو بمباری کا نشانہ بنایا - ایمسٹرڈم اور کیلے میں گودیوں پر بھی حملے کئے گئے - ہمارے دو ہوائی جہازوں کا پتہ نہیں - کل دن میں شمالی فرانس پر جو چھاپہ مارا گیا - اس میں دشمن کے ۱۱ شکاری ہوائی جہاز برباد ہوئے -

روم ۱۱ جولائی - آج پھر اعلان کیا گیا ہے کہ برطانی ہوائی جہازوں نے نیپلز پر حملہ کیا -

لنڈن ۱۱ جولائی - دشمن نے گزشتہ رات برطانیہ پر بہت معمولی سرگرمی دکھائی دو ہوائی جہاز ٹھکانے لگا دیئے گئے - مشرقی کنارے پر کچھ ہوائی جہاز اڑتے دیکھے گئے اور شمال مشرقی علاقہ کے ایک شہر پر حملہ بھی خاصہ تھا - مگر اور کہیں سے کسی نقصان کی خبر نہیں آئی ۔

لنڈن ۱۱ جولائی - جنرل ڈینز کی تجویز صلح کے جواب میں جو شرائط بھیجی گئیں - معلوم ہوا ہے کہ وشی گورنمنٹ ان پر غور کر رہی ہے - بیروت پر قبضہ کی خبر جو پیرس ریڈیو نے دی تھی - اس کی ابھی تصدیق نہیں ہوئی

انقرہ ۱۱ جولائی - وشی کے گیارہ جہازوں نے ترکی کی بندرگاہ اسکندرونہ میں پناہ لی تھی - ان میں سے ایک فوج بردار - ایک تیل بردار - اور ایک چھوٹا جنگی جہاز ہے - ۲۴ گھنٹہ تک وہاں ٹھہرنے کی اجازت تھی - اس کے بعد ان میں سے دس کو نظر بند کر دیا گیا ہے

شملہ ۱۱ جولائی - پٹ سن کے ہندوستانی کارخانوں کو مزید تین کروڑ بوریوں کا آرڈر ملا ہے - جو اگست اور ستمبر میں تیار کر کے دینی ہوں گی -

کلکتہ ۱۱ جولائی - بنگال ناگپور ریلوے لائن کو بارش کی وجہ سے سخت نقصان پہنچا ہے - اور پوری کو گاڑیوں کی آمد و رفت بند ہو گئی

لنڈن ۱۱ جولائی - یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ شام میں جنرل ڈینز نے لڑائی بند کر دینے کی درخواست کی ہے - جنرل ڈیگال نے شام و لبنان میں نمائندہ حکومت جلد از جلد قائم کرنے کے انتظامات کرنے کی ہدایت جنرل کیٹرو کو کی ہے -

شملہ ۱۱ جولائی - کمانڈر انچیف سر آر چیبالڈ ویول ہندوستان پہنچ گئے ہیں - ان کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے اخبار انڈین ٹائمز لکھتا ہے - کہ اگر جرمن روس میں کاکیشیا تک پہنچ گئے - تو وہ عراق میں سے ہندوستان پر بڑھ سکتے ہیں - اسی لئے عراق کی حفاظت اب ہندوستان کے کمانڈر انچیف کے سپرد کی گئی ہے - اور یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے جو جنرل ویول پر ڈالی گئی ہے

لنڈن ۱۱ جولائی - روس کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے - کہ جرمن حملہ کی رفتار ہر جگہ مدھم پڑ گئی ہے - اور ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ ان کا جوش و خروش ختم ہو چکا ہے - روسیوں نے سارے محاذ پر اپنے مورچے اور زیادہ مضبوط کر لئے ہیں - جرمن شکوہ کر رہے ہیں - کہ روس کی ریلیں اور سڑکیں ٹھیک نہیں ہیں - گویا روسیوں کو سب انتظام جرمنوں کے حسب منشاء کر رکھنے چاہئیں تھے

لنڈن ۱۱ جولائی - اس وقت برطانی ہوائی جہاز روس کی جو بہترین امداد کر رہے ہیں وہ یہ ہے کہ جرمن مورچوں کے پیچھے رسد لے جانے کے ذرائع کو بمباری سے تباہ کر رہے ہیں - برلن ریڈیو نے کہا ہے کہ چینل کے کنارے اور جرمنی کے کھلے شہروں پر برطانی طیاروں کی بمباری مغربی محاذ کی لڑائی پر اثر انداز نہیں ہو سکتی -

لنڈن ۱۱ جولائی - برطانی بحری بیڑے نے جرمنی کے ایک اور ۷ ہزار ٹن وزنی جہاز کو جو جنوبی امریکہ سے ہیمبرگ آ رہا تھا پکڑ لیا ہے - برطانی ہوائی جہازوں نے جرمنی کی دو بندرگاہوں پر حملے کر کے بیس ہزار ٹن وزن کے چھ جہاز برباد کر دیئے ہیں - ایک اور جرمن جہاز سویڈن کے پانیوں میں سرنگ سے ٹکرا کر ڈوب گیا ہے - بسمارک کی تباہی کے بعد جرمنی کے نو جہاز غرق کئے گئے - ایک پکڑے جا چکے ہیں -

واشنگٹن ۱۱ جولائی - لارڈ ہیلی فیکس نے اعلان کیا ہے کہ وہ اگلے ہفتہ لنڈن آئیں گے - اور دو تین ہفتہ وہاں ٹھہریں گے -

... پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں ... اور قادیان سے شائع کیا ۔ ایڈیٹر - غلام نبی